حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند

بائبل کی ایک پیش گوئی

از: مولوی صلاح الدین شعبۂ ردعیسائیت دارالعلوم دیو بند

عیسائی برادران سے یہ پوچھے جانے پر کہ کیا آپ لوگوں کی مقدس کتاب ''بائبل'' میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بارے میں کوئی بشارت، خوش خبری یا کوئی پیش گوئی ہے؟ تو وہ اس سوال پر چونک اٹھتے ہیں اور فوراً اس کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بائبل میں (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تذکرہ ناممکن ہے۔ عیسائی اس بات پر سر تسلیم تو خم کرتے ہیں کہ ''عہد نامہ قدیم'' میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بارے میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں پیش گوئیاں موجود ہیں، لیکن وہ کوئی ایسی پیش گوئی پیش نہیں کرسکتے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مذکور ہو۔ لفظ مسیح (Massiah) جس کے معنی نجات دہندہ اور منجی ہیں، کا ترجمہ کرائسٹ (Chreist) کیا گیا ہے۔ مسیح کسی کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ ٹائٹل اور خطاب ہے اور نہ ہی عیسائی اپنی مقدس کتاب سے کوئی ایسی پیش گوئی بیان کرسکتے ہیں جس میں یہ کہا گیا ہو کہ مسیح کا نام عیسیٰ (Jesus) ہوگا؟ یا آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مریم ہوگا؟ یا آپ کے مفروضہ والد کا نام یوسف بڑھئی ہوگا؟ اور یا آپ بادشاہ ہیرد (Herad) کے زمانہ میں پیدا ہوں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ''عہد نامہ قدیم'' میں ایک نبی اور مسیح کے آنے کی پیش گوئیاں موجود ہیں، لیکن عیسائی حضرات ان تمام پیش گوئیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر منطبق کرنے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں۔ اہل عیسائیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تردید اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری پیغمبر نہ ہونے پر جتنا چاہے زور لگالیں مگر بنظر انصاف انھیں یہ تلخ اور ناقابل تردید حقیقت ماننی ہوگی کہ خود بائبل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بشارت موجود ہے۔ بائبل کی کتاب ''کتاب استثنا'' میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا کہ:

> ''میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا''۔
>
> (استثنا، ۱۸:۱۸)

اس پیش گوئی میں یہ واضح ہے کہ اللہ رب العزت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ایک نبی مبعوث فرمانے کا وعدہ کررہے ہیں۔ اب جو آنے والا نبی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہوں تو وہی اس پیش گوئی کا مصداق ٹھہرے گا۔ عیسائی حضرات وثوق کے ساتھ اس پر بضد ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہودی تھے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہودی ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نبی ہیں۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہیں اور یہ پیش گوئی آپ پر صادق آتی ہے۔ عیسائی پادری اور علماء کی یہ دلیل کوتاہ نظری، لاعلمی اور کم فہمی یا پھر تنگ نظری اور عصبیت پر مبنی ہے، کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس پیش گوئی کا مصداق گردانتے ہیں، چوں کہ اگر ان کے ان دو اصولوں ''یہودیت اور نبوت'' کو کچھ دیر کے لیے درست مان لیا جائے تو یہ مذکورہ پیش گوئی دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر بھی منطبق ہوسکتی ہے۔ مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت سلیمان، حضرت یسعیاہ، حضرت حزقی ایل، حضرت دانی ایل، حضرت ہوسیع، حضرت یوایل، حضرت ملاکی اور حضرت یحییٰ بپتسمہ دینے والے علیہم السلام دنیا میں تشریف لائے اور بائبل کے مطابق یہ سب کے سب نبی تھے اور یہودی بھی۔ اور ان دو اصولوں کی بنیاد پر یہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام مذکورہ بالا پیش گوئی کے مصداق ہوں گے، جب کہ طرفین یعنی عیسائی اور مسلمانوں کا جھگڑا اس پیش گوئی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر انطباق کرنے میں ہے۔

حق بات تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ رب العزت کے برگزیدہ نبی یقیناً تھے مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مانند نہیں تھے، اور نہ اس پیش گوئی کے مصداق تھے۔

اولاً یہ کہ عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں، جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا نہیں تھے۔

دوسرے یہ کہ بقول عیسائی علماء حضرت عیسیٰ علیہ السلام ''اصلی گناہ'' کے کفارہ کے لیے سولی پر چڑھ گئے اور اپنی جان دیدی جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایسا نہیں کرنا پڑا۔

تیسرے یہ کہ بقول عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ تین دن تک جہنم میں رہے، جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جہنم میں نہیں گئے۔

بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس پیش گوئی کے حقیقی مصداق ہیں۔

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد اور والدہ تھیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی والد اور

والدہ تھیں، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صرف والدہ تھیں والد نہیں تھے۔

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فطری حالت اور قانون یعنی مرد اور عورت کے جسمانی تعلق سے پیدا ہوئے جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ایک معجزہ تھا۔ انجیل متی میں ہے:

"ان کے (یوسف بڑھئی، مفروضہ والد، اور مریم) کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوئی"۔ (باب ۱، آیت ۱۸)

انجیل لوقا میں ہے کہ جب خدا کے ایک فرشتہ نے مریم کے پاس آکر ایک بچہ پیدا ہونے کی خوش خبری سنائی تو حضرت مریم علیہا السلام نے بحث کی:

"یہ کیونکر ہوگا جب کہ میں مرد کو نہیں جانتی؟"

فرشتہ نے جواب میں اس سے کہا:

"روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی" (باب ۱، آیات: ۲۶ تا ۳۵)

قرآن بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے معجزہ ہونے کی تصدیق کرتا ہے، فرشتہ سے ایک بیٹے کی خوش خبری سن کر حضرت مریم کہتی ہیں:

بولی اے رب کہاں سے ہوگا، میرے لڑکا اور مجھ کو ہاتھ نہیں لگایا کسی آدمی نے، فرمایا اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے، جب ارادہ کرتا ہے کسی کام کا تو یہی کہتا ہے اس کو ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے"۔ (آل عمران: آیت ۴۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا ایک معجزہ ہونا قرآن اور بائبل سے ثابت ہے، لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ کی مانند نہیں ہو سکتے بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہیں، چونکہ آپ دونوں کی پیدائش فطری عادت اور قانون کے مطابق ہوئی ہے۔

(۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی شادی ہوئی اور دونوں کی اولاد ہوئی، جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی تمام عمر کنوارے رہے، اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند نہیں ہیں، بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوموں نے انھیں کے زمانے میں نبی اور رسول قبول کیا اور مانا ہے۔ بلاشبہ یہودیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، تاہم مجموعی طور پر پوری قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کا فرستادہ نبی مانا ہے۔ عرب نے بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کو اجیرن بنانے پر ہر ممکنہ طریقہ اختیار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے انتہا مصائب ومظالم کا سامنا کرنا پڑا۔ مکہ مکرمہ میں تیرہ (۱۳) سال کی تبلیغ کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانا پڑا۔ لیکن مجموعی طور پر پوری عرب قوم نے اس حقیقت کو مان لیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کے نبی اور رسول تھے۔ جب کہ یہودی قوم نے کبھی تسلیم نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے فرستادہ نبی او ررسول تھے، بائبل میں واضح طور پر مذکور ہے کہ:

"وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اپنے گھر آیا اور اس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا"۔ (یوحنا: ۱/۱۱)

اور پوری دنیا کو پتہ ہے دو ہزار سال گذرنے کے باوجود آج بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم یعنی یہودی مجموعی طور پر آپ کی نبوت کا انکار کر رہے ہیں۔ لہٰذا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہوئے نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نبی اور حکمراں تھے۔ آپ دونوں کا نبی اور رسول ہونا ظاہر ہے اور یہ تمام لوگوں کو معلوم بھی ہے۔ اور آپ دونوں حکمراں بایں معنی تھے کہ انھیں اپنی قوم پر پورا اختیار تھا۔

اگر آپ نے بائبل کا مطالعہ کیا ہے تو آپ کو یاد ہوگا کہ بنی اسرائیل میں سے جو آدمی "سبت" کے دن لکڑیاں جمع کرتا ہوا پکڑا گیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کو سنگسار کرا دیا۔ (گنتی ۱۵:۳۶)

بائبل میں بہت سے ایسے جرائم وکرائم کا تذکرہ ہے جن کے ارتکاب کرنے والوں (یہودیوں) کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حکم پر سزائے موت دی گئی ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسے لوگوں کی سرزنش پر پورا اختیار تھا۔

بائبل میں ایسے اشخاص کی بے شمار مثالیں موجود ہیں، جن کو "تحفۂ نبوت" تو ملا لیکن ان کو ان کے آرڈر اور حکم کی تنفیذ کا اختیار نہ ملا۔ جیسے حضرت لوط علیہ السلام، حضرت یوناہ علیہ السلام، حضرت دانی ایل علیہ السلام، حضرت عزرا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ یہ تمام حضرات اللہ کے پیغمبر تھے۔ وہ اللہ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچاتے تھے، مگر انہیں قانون نافذ کرنے کا حق نہیں دیا گیا تھا۔ اناجیل اربعہ اس کی تصدیق وتوثیق کرتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی انھیں حضرات کی فہرست میں شامل ہیں کہ آپ صرف لوگوں کو خدا کا پیغام سناتے تھے، کوئی قانون نافذ نہیں کرتے تھے۔ آپ اس بات کی حقیقت خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی سنئے:

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغاوت کے جرم میں روم کے گورنر پیلاطس کے پاس لایا گیا تو اس الزام کی تردید کرتے ہوئے آپ نے اپنے دفاع میں فرمایا:

"میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں، اگر میری بادشاہی اس دنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑتے تاکہ میں یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا، مگر اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں"۔ (یوحنا، ۱۸:۳۶)

یہ سن کر پلاطس کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی حکومت کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہیں اس لیے اس نے آپ کو کوئی سزا نہیں دی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرف روحانی حکمرانی کا دعویٰ کیا تھا، دوسرے الفاظ میں آپ نے صرف نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ حکمرانی کا نہیں۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوت اور حکمرانی دونوں کے حامل تھے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

●●●